سوال

(181) مرداور عورت کی نماز میں فرق اور انوار خورشید دیوبندی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"حدیث اور اہل حدیث "نامی کتاب میں بارہ روایات لکھ کریہ دعوی کیا گیا ہے کہ " عورت اور مرد کی نماز ایک جیسی نہیں بلکہ دونوں میں فرق ہے " (ص479تاص483) (اشفاق احمد)

ان روایتوں پر مختصر اور جامع تبصرہ لکھیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"حدیث اور اہل حدیث "نامی دیوبندی کتاب کی روایات مذکورہ پر علی الترتیب تبصرہ درج ذیل ہے :

1) عن وائل بن حجر۔۔۔۔ (معجم طبرانی کبیر ج22ص18)

- اس روایت کی بنیاد راویہ "ام یحیی بنت عبدالجبار" کے بارے میں حافظ ہیثمیؒ فرماتے ہیں :

"ولم اعرفہا" اور میں نے اسے نہیں پہچانا۔ (مجمع الزوائد ج2ص103وج ص374)

ماسٹر امین اوکاڑی دیوبندی نے لکھا ہے کہ "ام یحیی مجہولہ ہیں" (مجموعہ رسائل ج1ص342طبع اول)

مجہول کی روایت ضعیف ہوتی ہے کہ جیسا کہ اصول حدیث میں مقرر ہے۔

2۔ عن عبدربہ بن سلیمان بن عمیر قال : رایت ام الدرداء ترفع یدیھا فی الصلوۃ حذوا منکبیھا (جزء رفع یدین للبخاری ص7)

*اس روایت سے مصنف ومفرق کا مدعا پورا نہیں ہوتا کیونکہ کندھوں اور کانوں تک دونوں طرح رفع یدین کرنا صحیح ہے اور سنت سے ثابت ہے۔ دوسرے یہ کہ اسی روایت میں رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین بھی موجود ہے۔ (دیکھئے جزء رفع یدین حدیث :25)

یہاں بطور فائدہ عرض ہے کہ ام الدرداء رضی اللہ عنہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہ تھیں۔ کانت ام الدرداء تجلس فی صلاتها جلسة الرجل وکانت فقیهة

(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب سنة الجلوس فی التشهد قبل حدیث 827 التاریخ الصغیر للبخاری ج 1 ص 223 تغلیق التعلیق لابن حجر ج 2 ص 329)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز پڑھنے میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق کرتے ہیں وہ فقیہ نہیں ہیں۔

3۔ عن ابن جریج قال: قلت لعطاء____(مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 239)

*یہ کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ عطاء بن ابی رباح کا قول ہے۔ اس قول کے آخر میں عطا فرماتے ہیں: "وان ترکت ذلک فلاحرج" اور اگر عورت ایسا کرنا ترک کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

یعنی عطاؒ کے نزدیک عورت اگر مردوں کی طرح رفع الیدین کرے تو بھی صحیح ہے۔ چونکہ یہ قول "حدیث اور اہل حدیث" کے مصنف کے خلاف تھا لہٰذا اس نے خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے چھپا لیا ہے۔

1) عن یزید بن ابی حبیب انه صلی اللہ علیه وسلم مر علی امراتین (مراسیل ابی داود س ص، السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص 223)

- اس روایت کے بارے میں امام بیہقی کہتے ہیں کہ "حدیث منقطع" یعنی یہ روایت منقطع ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار (ج 2 ص 164۔ دوسرا نسخہ ج 3 ص 253)

"باب الرجل فی دار الحرب وعنده اکثر من اربع نسوة" کے تحت لکھا ہے کہ "وخالفهم من ذلک آخرون____ وممن ذهب الی هذه القول ابوحنیفة وابویوسف رحمة اللہ علیهما وکان من الحجة لهم فی ذلک ان هذا الحدیث منقطع" یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے۔ امام طحاوی لکھتے ہیں کہ حدیثا مقطعا لایثبته اہل الخبر لانهم لایحتجون بالمنقطع" (ج 1 ص 175، دوسرا نسخہ 1/104) یعنی (تمام) اہل خبر (اہل حدیث) منقطع حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے، نیز دیکھئے شرح معانی الآثار (ج 1 ص 19، 57۔، ج 2 ص 324، 281، 280، 459، 183، 130۔470، نسخہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

5) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عنہ مرفوعا:

اذاجلست المراۃ فی الصلوۃ____الخ (کنز العمال ج ۷ ص ۵۴۹)

*کنز العمال حدیث: 20202 حوالہ مذکورہ کے بعد لکھا ہوا ہے کہ عدق وضعفه/ابن عمر یعنی اسے ابن عدی کی کتاب الکامل فی ضعفاء الرجال (ج 2 ص 631) اور السنن الکبری للبیهقی (ج 2 ص 223) میں یہ روایت ابو مطیع الحکم بن عبداللہ البلی کی سند سے موجود ہے۔

ابو مطیع جہمی متروک تھا۔ اس پر جرح کے لیے دیکھئے میزان الاعتدال (ج 1 ص 574) بعض لکھتے ہیں کہ وہ "صالح مرج" تھا۔

لیکن ابو حاتم رازی سے روایت ہے: "کان مرجنا کذابا" یعنی وہ مرجئی اور (نیک ہونے کے باوجود) جھوٹا تھا۔ (لسان المیزان ج 2 ص 408)

6) عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی____(مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 279، السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص 222)

*یہ سند ضعیف ہے۔ الحارث الاعور ضعیف رافضی تھا۔ بعض علماء نے اسے کذاب بھی قرار دیا ہے، اس تفصیل کے لیے تہذیب التہذیب وغیرہ کتب رجال کا مطالعہ کریں۔

ابو اسحاق السبیعی مدلس تھے۔ عن سے روایت کر رہے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ قول سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی نہین"

وان روایتہ عن التابعین۔"اوران کی روایت صرف تابعین سے ہے۔ (تہذیب التہذیب ج1ص 432)

معلوم ہوا کہ عبداللہ بن حارث بن جزء رحمہ اللہ سے بہت پہلے فوت ہونے والے ابن عباس (متوفی 67ھ) سے بھی بکیر کا سماع ثابت نہیں ہے لہذا یہ سند منقطع ہے۔

8) عن ابراہیم۔۔۔۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص 270 و بیہقی ج2ص 222)

*ابرعاہیم نخعی کے اس قول کی سند میں مغیرہ (بن مقسم) راوی مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ دیوبندیوں کی مستند کتاب "آثار السنن" حدیث :353 کے حاشیہ :125ص 97 پر لکھا ہوا ہے کہ "قلت عنعنۃ المدلس لا یحتج بھا لمظنۃ التدلیس" یعنی میں (نیموی) کہتا ہوں کہ مدلس کے عن سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی کونکہ تدلیس کا گمان ہے۔

9) عن مجاہد۔۔۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص 270)

*اس کا راوی لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ضعیف اور مدلس تھا۔ حافظ ابن حجر کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اختلاط کی وجہ سے متروک ہوگیا تھا۔ دیکھئے تہذیب التہذیب و آثار السنن حاشیہ تحت حدیث :210 اس کے باوجود نیموی صاحب نے لیث کی ایک رویت کو "واسنادہ صحیح" لکھ دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ رجعون

10) عن ابن عمر انہ سئل۔۔۔۔(جامع المسانید ج1ص 400)

*اس کا بنیادی راوی ابو محمد الحارثی (عبداللہ بن محمد بن یعقوب) کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال ولسان المیزان، باقی راوی قبیصہ الطہری، زکریا بن یحیی النیسا بوی، عبداللہ بن احمد بن خالد الرازی، زر بن نجیح وغیرہم ب مجہول ہیں۔ جنہیں حارثی کے گھڑ لیا تھا۔ دوسری سند میں بھی قاضی عمر بن حسن الاشنانی مجروح اور علی بن محمد البزار، احمد بن محمد بن خالد اور زر بن نجیح سب مجہول ہیں۔ ابن خسرو معتزلی نے بھی اسے اشنانی کی سند سے ہی روایت کیا ہے لہذا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

١١) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((التسبیح للرجال والتصفیق للنساء)) یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصبیق (ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرے ہاتھ کی پشت مارنا) عورتوں کے لیے۔

(صحیح بخاری ج1ص 160، ح1203 صحیح مسلم ج1ص 180۔ ح422، ترمذی ج1ص 85ح369)

- یہ حدیث بالکل صحیح ہے مگر تسبیح و تصفیق کے فرق سے یہ قطعا ثابت نہیں ہوتا کہ مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے میں بھی فرق ہے۔

12) عن عائشہ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (لا تقبل صلوۃ الحائض الا بخمار) یعنی بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی،

(ترمذی ج1ص 86ح377، ابوداؤد ج1ص 94ح641)

- یہ حدیث بھی صحیح ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی مگر مرد کی نماز ننگے سر ہوجاتی ہے۔ پردے میں فرق سے یہ مسئلہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا ہے کہ عورت دوسرے طریقے سے نماز پڑے گی اور مرد دود طریقے سے۔

رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، چاہے مرد ہوں یا عورتیں۔ لہذا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے نمازیں پڑھیں گی۔ الا یہ کہ کسی خاص مسئلے میں صحیح دلیل سے فرق و تخصیص ثابت ہوجائے۔ دوپٹا اور تصفیق کے بارے میں فرق تو حدیث سے ثابت ہے مگر نماز کے طریقے میں فرق یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ "حدیث اہل حدیث" جیسی کتابوں سے صحیح العقیدہ لوگوں کو کیوں کر کتاب وسنت سے ہٹایا جاسکتا ہے؟ اس موضوع پر تفصیلی معلومات کرنے کے لیے میری کتاب

"علمی مقالات" (جلد اول) کا مطالعہ کریں جو یقینا لشفی کا باعث بنے گا (ان شاء اللہ) (شہادت، جون 2001)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ396

محدث فتویٰ